تقریر

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7منٹ

وقت کی پابندی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔وَالْعَصْرِ۔اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (العصر:2۔3)

کہ قسم ہے زمانہ کی یقیناً انسان خسارے میں ہے۔

تبلیغِ دین میں لگا دیتے زندگی
بے فائدہ نہ وقت گنواتے تو خُوب تھا
دنیا کی کھیل کود میں ناصر پڑے ہو کیوں
یادِ خُدا میں دِل جو لگاتے تو خُوب تھا

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔**وقت کی پابندی کی اہمیت**

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی قسم اٹھائی ہے اُن میں سے ایک وقت ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں صبح کی قسم، سورۃ الیل میں رات کی قسم، سورۃ الضحیٰ میں چاشت کے وقت کی قسم اور سورۃ العصر میں زمانہ کی قسم کھائی ہے۔وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک گراں قدر نعمت ہے۔ہمارے وقت کا ایک ایک لمحہ انمول اور قیمتی سرمایہ ہے۔وقت جتنا قیمتی ہے اتنا ہی پگھلتی برف کی طرح آناً فاناً یوں گزر جاتا ہے کہ

بس صبح ہوئی شام ہوئی
عمر یوں ہی تمام ہوئی

دنیا کے تمام مذاہب وقت کی پابندی کا درس دیتے ہیں۔اسلام جو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، وقت کی پابندی پر بہت زور دیتا ہے۔مومن کے لئے تو وقت کی پابندی کی نصیحت ہمیں قرآن کریم کے ان الفاظ میں ملتی ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) کہ نماز یقیناً مومنوں پر وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔

قرآنِ کریم میں پانچ نمازیں بروقت ادا کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے، نماز جمعہ پڑھنے کے لئے وقت مقرر ہے۔روزے رکھنے اور افطاری کے لئے وقت مقرر ہے۔یہ ہمارے لئے ایک راہنمائی ہے کہ وقت کی قدر بہت ضروری ہے اور یہ کامیابی اور کامرانی کی کُنجی ہے۔ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل خدا تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تو آپؐ نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا کہ وقت پر نماز پڑھنا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ لوقتھا)

اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام میں بھی وقت کی پابندی کا ثبوت ملتا ہے۔ہر چیز اپنے اپنے مدار پر وقت ضائع کئے بغیر گردش کرتی ہے۔سورج، چاند، ستارے سب اپنے اپنے مقررہ وقت پر ظاہر ہوتے اور غروب ہوتے ہیں۔پوری دنیا کا نظام وقت کی پابندی پر چل رہا ہے۔غرضیکہ کائنات کا سارا نظام ہی وقت کی اہمیت و ضرورت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سامعین! وقت انسان کے لئے اللہ کی طرف سے تحفہ ہے۔اس تحفہ کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔اس کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کا صحیح استعمال کرنا ہماری کامیابی ہے۔ہمیں اپنے وقت کے ایک ایک لمحے کا حساب اپنے اللہ کے سامنے دینا ہوگا کہ ہم نے دنیا میں وقت کیسے گزارا، کن کن محفلوں میں ہمارا وقت گزرا، اللہ کی خاطر کتنا وقت صرف

کیا اور اللہ کی مخلوق کے لئے کتنا وقت صرف کیا؟۔ بحیثیت ایک مسلمان ہمیں اپنے اوقات کو صحیح اور اللہ کی رضا کے مطابق استعمال کر کے آخرت میں سرخرو ہونے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔

وقت کا کام ہے چلتے رہنا یہ رکنے نہ پائے
جو وقت نکل گیا ہاتھ سے وہ پھر واپس نہ آئے

سامعین! وقت، مومن و کافر اور نیک و بد ہر ایک کی زندگی کی کشتی کو یکساں طور پر مسلسل آگے بڑھائے چلا جاتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ بعض کشتیاں دھارے میں ایسی ہیں جو بے مقصد اور بے سروپا بہے چلی جاتی ہیں، نہ ان کا کوئی رُخ معین، نہ منزلِ مقصود کی کوئی خبر، نہ مقصدِ حیات کا کوئی نشان۔ اَور کچھ ایسی کشتیاں بھی وقت کے اس عظیم دھارے میں بہہ رہی ہیں جن کی سَمت معین اور مقصود اعلیٰ ہے۔ وہ ہر لحہ کامرانی اور فلاح کی طرف بڑھ رہی ہیں یہ مومنوں کی کشتیاں ہیں جو وقت کی قدر کو پہچان کر اپنے وقت کو ضائع نہیں کرتے۔

موجودہ دَور میں پانچ حرفی لفظ "میڈیا" جس نے ساری دنیا کو اپنے اندر سمیٹ رکھا ہے۔ آج طوفان بن کر ٹی وی، سوشل میڈیا، انٹرنیٹ کی شکل میں ہمیں اپنی لپیٹ میں لے چکے ہیں۔ بچے، بوڑھے، جوان سبھی ٹی۔وی کے دلدادہ نظر آتے ہیں۔ بقول مرزا غالب

بازیچہ اطفال ہے دنیا میرے آگے
ہوتا ہے شبُ وروز تماشا میرے آگے

سامعین! شعور کی آنکھ سے دیکھا جائے تو میڈیا اپنی ذات میں اچھا بُرا نہیں بلکہ اس کا استعمال ہم جیسے کمزور انسانوں کے ہاتھ میں ہے۔ سوشل میڈیا آج کے تیز ترین ترقی یافتہ دَور کی ضرورت ہے اور اس کے فوائد سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اِس بحث کا مقصد موبائل فون اور انٹرنیٹ کے بے جا استعمال سے ہونے والے وقت کے ضیاع سے آگاہی ہے۔ وگرنہ ان تمام ایجادات کا مناسب اور موقع محل کے مطابق استعمال اِس ترقی یافتہ زمانہ میں انتہائی مفید ہے۔ بچے اور بڑے جب موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ کا بے جا استعمال کرتے ہیں تو اپنے اُس قیمتی وقت کو بڑی بے رحمی سے ضائع کرتے ہیں جس نے پھر کبھی واپس نہیں آنا۔ وہ وقت جو کسی انسان کی بھلائی کے لیے استعمال ہو سکتا ہے، جس میں خدا کو یاد کیا جاسکتا تھا وہ شیطان کی نذر ہو جاتا ہے جو کہ دنیا اور آخرت میں گھاٹے کا سودا ہے۔ ایک احمدی کے شایانِ شان نہیں کہ وہ ان جدید ایجادات سے بجائے فائدہ کے نقصان اٹھائے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں مومنین کی ایک صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (المؤمنون:4) کہ جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کرے۔ لغو سے مراد ہر بُرا کام اور بُری بات ہے۔ لغویات ایک حد کے بعد گناہ میں شمار ہونے لگتی ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اُس بات کو ترک کر دے جس سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب فیمن تکلم بکلمۃ یضحک بھا الناس)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 359)

سامعین! حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ مومنون کی تفسیر کے تحت لغویات کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"اسلام ہر مومن کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے لغو کاموں سے بچے... مسلمان ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام ان کو نہیں کرنا چاہئے جن کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو... حقیقی مومن صرف لغو کاموں سے ہی نہیں بچتے بلکہ لغو خیالات سے بھی بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 124-127)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جوں جوں لغو آپ کی زندگی پر حاوی ہوتا چلا جاتا ہے آپ کے اوقات میں دخل اندازی شروع کر دیتا ہے اسی نسبت سے اس کی شکلیں بدلتی رہتی ہیں۔ کبھی یہ واجب سے ٹکرا کر مقابل کا گناہ بن جاتا ہے، کبھی یہ فرض میں حائل ہو کر اس کے مقابل کا گناہ بن جاتا ہے، کبھی اللہ کا شریک بن جاتا ہے۔ مثلاً ٹی وی کا پروگرام دیکھا جارہا ہے اور مؤذن مسجد کی طرف بلا رہا ہے آپ وہاں نہیں جارہے اور اس پروگرام کو دیکھ رہے ہیں تو وہ لغو جو عام حالات میں اور حیثیت رکھتا ہے شرعی طور پر اس موقع پر آکر واضح طور پر شرک بن جاتا ہے۔ تو لغو کے مضمون کو آپ معمولی نہ سمجھیں۔“

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 347-348)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”انسان دنیا میں بہت سی ایسی باتیں کر جاتا ہے کہ جو بُرائیوں کی طرف لے جانے والی اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے والی ہوتی ہیں... لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغویات میں ڈوبنے کی یہ بیماری آجکل کچھ زیادہ جڑ پکڑ رہی ہے اور اسی وجہ سے یہ بیماری تقویٰ میں بھی روک بنتی ہے... بعض دفعہ جائز بات بھی غلط موقع پر لغو ہو جاتی ہے... لغو کا لفظ خاص طور پر بات چیت میں غلط اور گناہ کی باتیں کرنے کو کہتے ہیں اور ایک معنی یہ ہیں کہ ایسا جائز یا حلال کام بھی جس کی کسی مومن کو ضرورت نہیں ہے وہ بھی اگر وہ کرتا ہے تو وہ بھی لغویات میں شمار ہوتا ہے... بہر حال مقصد یہ ہے کہ جماعت کے کسی بھی فرد کا وقت بلا مقصد ضائع نہیں ہونا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 20 اگست 2004ء)

چاہئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

پیارے بھائیو! بحیثیت ایک مسلمان ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ اس آخری زمانے کے لہو ولعب میں زندگی کیسے گزاری جائے، جس میں ابلیس اپنے تمام تر حربوں اور ساز وسامان سے لَیس ہو کر انسانیت کے راستے میں آن کھڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ انسان کو اپنے نفس کا غلام بنائے یہاں تک کہ اُسے خوابِ غفلت میں ہی یہ دُنیا چھوڑنے پر مجبور کر دے اور پھر انسان ایک نئے جہاں میں حیران وپریشان جا پہنچے، جہاں سے واپسی ناممکن ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے آگے جواب دہ ہونا ہے کہ ہم نے دنیا میں وقت کیسے گزارا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

وقت ہر لمحہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے! مَیں ایک قیمتی سرمایہ ہوں تیرے عمل پر شاہد ہوں مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے تو کر لے ورنہ مَیں قیامت تک لوٹ کر نہیں آؤں گا۔ حقیقت یہ ہے دنیا میں ہر خسارے کی تلافی کی جاسکتی ہے لیکن ضائع کئے ہوئے وقت کی تلافی نہیں کی جاسکتی۔

اپنی اِس عمر کو اک نعمتِ عُظمٰی سمجھو
بعد میں تا کہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

کامیاب لوگوں کی زندگی میں وقت کی قدر و اہمیت اور اسے گزارنے کے روشن اصول ملتے ہیں۔ تاریخ ساز افراد نے ہمیشہ وقت کو قیمتی سمجھا اور ایک ایک پَل کی قدر کی تب انہیں مقام و مرتبہ ملا۔ جو لوگ وقت ضائع نہیں کرتے وہ ہمیشہ ترقی کی منازل طے کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی کی کلید وقت کی قدر اور بہترین منصوبہ بندی ہے۔

جو وقت کو مفت گنوائے گا، وہ آخر کو پچھتائے گا
کچھ بیٹھے ہاتھ نہ آئے گا، جو بوئے گا سو کھائے گا
تو کب تک دیر لگائے گا، یہ وقت بھی آخر جائے گا
اُٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے، پھر دیکھ، خدا کیا کرتا ہے

سامعین! ہمارے لئے تو یہ بات مزید اہمیت اختیار کر جاتی ہے کہ اپنے وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں ہم تو اس مسیح کے ماننے والے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَایُضَاعُ وَقْتُہ۔ (تذکرہ صفحہ 550) یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

جو لوگ وقت کا صحیح استعمال کرتے ہیں، کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ وقت ضائع کرنے والوں کو زمانہ پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ کہتے ہیں وقت اور سمجھ و سوچ ایک ساتھ خوش قسمت لوگوں کو ملتے ہیں۔ کیونکہ اکثر وقت پر سمجھ نہیں ہوتی اور سمجھ آنے تک وقت گزر چکا ہوتا ہے۔ وقت زندگی کی طرح ایک نعمت ہے۔ پابندی وقت اس نعمت کی قدر اور شکریہ کا بہترین طریق ہے۔ جو وقت ضائع کرتا ہے وہ وقت نہیں بلکہ اپنی زندگی ضائع کرتے ہیں۔ کامیاب اور عظیم لوگوں کے اوصاف میں سے ایک بڑا وصف اپنے وقت کی قدر و قیمت کو پہچاننا ہے۔ جو لوگ اپنی زندگی کے قیمتی ایام اور لمحات کو ضائع کر دیتے ہیں وقت بھی انہیں ہمیشہ کے لئے فراموش کر دیتا ہے۔

وقت کی قدر کرنے والے موجد، فلاسفر اور اولیاء بن گئے۔ اسی وقت کی مہربانی ہے کہ قدرت نے انہیں خوشحالی اور ترقی سے سرفراز کیا۔ تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ ان ہستیوں کی کامیابی و شہرت کا راز یہی ہے کہ انہوں نے وقت کا صحیح اور مناسب استعمال کیا۔ جو قومیں وقت کی قدر کرتی ہیں وہ صحراؤں کو گلشن بنا دیتی ہیں وہ فضاؤں پر قبضہ کر لیتی ہیں وہ پہاڑوں کے جگر پاش پاش کر سکتی ہیں زمانہ اور دنیا ان کے قدم چومتی ہے۔ لیکن جو قومیں وقت ضائع کرتی ہیں زمانہ انہیں غلام بنا دیتا ہے اور وہ دین و دنیا میں خسارے میں رہتے ہیں۔

سامعین! کہتے ہیں انسان کے ہاتھ میں اُس کی اصلی دولت اُس کا وقت ہے جس نے وقت کو ضائع کر دیا، اس نے سب کچھ ضائع کر دیا۔ وقت کو کوئی خرید نہیں سکتا نہ اس کو ذخیرہ کر سکتے ہیں یہ ایک بہتا دریا ہے اور اس دریا سے جو لہر گزر گئی وہ واپس نہیں آسکتی نہ کسی کا بچپن لوٹ سکتا ہے نہ کسی کی جوانی دوبارہ مل سکتی ہے۔ کہاوت ہے

"تم منٹوں کی حفاظت کرو گھنٹوں کی حفاظت خود بخود ہو جائے گی"

حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2018ء کے دورہ جرمنی کے دوران ایک نوجوان کو جو جامعہ احمدیہ میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا فرمایا۔

"ہمیشہ نماز میں باقاعدگی اور وقت کی پابندی کو مدنظر رکھو اور محنت سے مطالعہ کرو۔ اگر تم یہ... چیزیں اپنا لو گے تو... کامیاب ہو جاؤ گے"

(الفضل انٹرنیشنل 18 اگست 2024ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کی پابندی کرنے اور اس کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبدالحمید صاحب کے ایک مضمون سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)